قرآنی بیان

زُہدِ سُنّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

(پارہ14، سورۂ حجر :88)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد
دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لئے)

19-SEPTEMBER-2025

جمعة المبارک کا بیان

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
19 ستمبر، 2025ء (بمطابق: 25 ربیعُ الاوّل، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 14، سُورۂ حِجْر: 88)

زُہد سُنّتِ مصطفٰے ہے

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. زُہد سُنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے — صفحہ: 6
✿.. آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا کو دُھتکار دیا — صفحہ: 7
✿.. سونے چاندی کے پہاڑ ساتھ چلتے — صفحہ: 13
✿.. دُنیا سے بے رغبتی کا اَصل مطلب — صفحہ: 18

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا، جب تک میرا نام اُس میں رہے گا، فِرِشتے اُس کے لیے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔ [1]

ہر اِک وظیفہ اپنی جگہ ہے خُدا قسم!
مقبول یہ وظیفہ ہے وِرْد درود پاک
تا عمر اپنے لَب پہ سجائے رکھیں سبھی
بخشش کا اِک ذریعہ ہے وِرْد درود پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ (پارہ: 14، سُورۂ حِجر: 88)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تم اپنی نگاہ اس مال و اَسباب کی طرف نہ اُٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافروں کی کئی قسموں کو فائدہ اُٹھانے دیا ہے اور ان کا کچھ غم

---

1 ...معجم اوسط، جلد: 1، صفحہ: 497، حدیث: 1835۔

نہ کھاؤ اور مسلمانوں کیلئے اپنے بازو بچھا دو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں بھی یاد کرلو...!! صدقہ اپنی رحمت کا

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک نے ہمیں ماہِ میلاد عطا فرمایا، اللہ پاک کے فضل نے عاشقانِ رسول نے 1500 واں جشنِ ولادت خُوب دُھوم دَھام سے مَنایا، محافِل ہوئیں، جُلُوسِ میلاد ہوئے، گھر سجے، گلیاں سجیں، مرحبا یا مصطفےٰ! کے خُوب نعرے لگائے گئے۔ ابھی ربیعُ الاوّل شریف کے چند دِن باقی ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! محافِلِ میلاد کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے بلکہ عاشقانِ رسول کی تو کیا بات ہے، یہ سارا سال ہی محافِلِ ذِکْرِ مصطفےٰ سجاتے رہتے ہیں۔

اللہ پاک ہمارا میلاد منانا اپنی پاک بارگاہ میں قُبول فرمائے، ہم نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اپنی محبّتوں کا اِظْہار کیا، اللہ پاک ہمارے دِلوں کو اِس پاکیزہ محبّت کے اَنْوار سے روشن فرمائے۔ حضرت جابِر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بیشک مکہ میں ایک پتھر ہے، وہ مجھ پر اِعلانِ نُبوت سے پہلے (بھی) سلام بھیجتا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُس پتھر کے ساتھ اِظْہارِ محبّت کرتے ہوئے فرمایا: اِنِّی لَاَعْرِفُهُ الْآنَ بیشک میں اب بھی اُس پتھر کو پہچانتا ہوں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! آپ غور فرمائیے! ایک پتھر جو بظاہِر شُعُور نہیں رکھتا، بظاہِر ہم جیسی زندگی نہیں رکھتا، بظاہِر اُس کے سینے میں ہم جیسا دِل نہیں دھڑکتا، وہ پتھر اگر مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجے تو آپ اس کو نہیں بُھولتے، اپنے دِلِ پاک میں جگہ عطا فرماتے ہیں

---

1 ...ترمذی، کتاب مناقب عن رسول اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 828، حدیث: 3633۔

تو سوچئے! جیتے جاگتے انسان، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا نامِ پاک چُومنے والے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے حُضُور حاضِری کے لیے ترسنے والے ❁ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا میلاد منائیں ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے نعرے لگائیں ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی یاد میں محافِل سجائیں ❁ ذِکْرِ مصطفےٰ سُنیں، سُنائیں، پیارے مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم اُن غُلاموں پر نظرِ کرم کیوں نہیں فرمائیں گے...؟

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

جنہیں مَرْقَد میں تا حشر اُمّتی کہہ کر پُکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا[1]

وضاحت: یارسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! جن خوش نصیبوں کو آپ قیامت تک اُمّتی کہہ کر یاد فرمائیں گے، اپنی رحمت کے صدقہ سے ہمیں بھی ان میں شمار فرمالیں۔

اللہ پاک ہم گنہگاروں پر کرم فرمائے۔ کاش! میلاد منانا ہی کام آجائے اور ہم شفاعتِ مصطفےٰ کے حقدار ہو جائیں۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ کی مُخْتَصَر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم ایک مزاجِ مصطفےٰ سُننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔

اللہ پاک نے اپنے مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو فرمایا:

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا | ترجمۂ کنزُالعرفان: تم اپنی نگاہ اس مال و اَسباب

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:39۔

مِّنۡهُمۡ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾ (پارہ:14، سُورۂ حِجر:88)	کی طرف نہ اُٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافروں کی کئی قسموں کو فائدہ اُٹھانے دیا ہے اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ اور مسلمانوں کیلئے اپنے بازو بچھا دو۔

تفسیرِ مدارک میں اِس آیت کے تحت ہے: اے اَنبیا کے سردار صلی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جن کے سامنے دُنیا کی نعمتیں کچھ بھی نہیں تو آپ دُنیا کے مال و متاع سے بے پرواہ رہیں۔[1]

مُفَسِّرِینِ کرام اِس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں: مالکِ جنّت، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پہلے بھی دُنیا کی طرف رغبت نہیں رکھتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ آخرت کو پسند فرمایا، ایک لمحے کے لیے بھی آپ کے پاکیزہ دِل میں دُنیا کی محبّت نہیں آئی، آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اے مَحبوب صلی اللہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ پہلے بھی دُنیا سے بے رغبت ہیں، اِس بے رغبتی پر ثابِت قدم رہیے![2]

زُہد و ورع میں یانبی! تم بے مثال ہو | بے حد گنہگار میں، عصیاں شِعار میں[3]

اُمّت کو دُنیا سے بے رغبتی کا حکم

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** ہمارے آقا و مولا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے بہت زیادہ بے رغبتی رکھنے والے ہیں، اِس کے باوُجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ہوا کہ کافِروں کو دیئے گئے، مال و اسباب کی طرف نگاہ مت اُٹھایئے! بعض **علمائے کِرام**

---

1 ... تفسیر نسفی، پارہ:14، سورۂ حجر، زیرِ آیت:88، جلد:2، صفحہ:198 خلاصۃً۔
2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:14، سورۂ حجر، تحت الآیۃ:88، جلد:5، صفحہ:265 بتغیر قلیل۔
3 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:276۔

فرماتے ہیں: یہ حکم اَصْل میں ہم غُلامانِ مصطفٰے کے لیے ہے،(1) یعنی ہم مسلمانوں کو فرمایا گیاہے کہ اے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے غُلامو! ❁ تمہیں مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں کیسی کیسی نعمتیں عطا ہوئیں ❁ تمہیں اِیمان ملا ❁ اِسلام عطا ہوا ❁ قرآنِ کریم دِیا گیا ❁ ایسے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ رحمت سے تم نوازے گئے ❁ پھر پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! تمہیں جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں بھی عطا کی جائیں گی، یہ سب کچھ کافِروں کو کہاں نصیب...!! اِس لیے کافِروں کو ملے ہوئے دُنیوی، فانی مال و اَسباب کی طرف نگاہ مت اُٹھاؤ! اسے ہر گز للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھا کرو!

قُرباں میں اُن کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آیا نہیں
بِن مانگے دیا اور اِتنا دیا دامن میں ہمارے سَمایا نہیں
اِیماں مِلا اُن کے صدقے، قُرآن مِلا اُن کے صدقے
رحمٰن مِلا اُن کے صدقے، وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زُہد سُنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے فَضْل و کرم سے رحمتِ دوجہان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مالِکِ کونین ہیں، رَبِّ کائنات نے دُنیا و آخرت کے خزانے آپ کو عطا فرمادیئے! بلکہ حق تو یہ ہے کہ

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطِر | کونین کی خاطِر تمہیں سرکار بنایا

1...روح المعانی، پارہ:14، سورۂ حجر، زیرِ آیت:88، جز:14، جلد:7، صفحہ:432۔

کُنجی تمہیں دِی اپنے خزانوں کی خُدا نے | مَحْبوب کیا، مالِک و مختار بنایا[1]

غرض؛ جو کچھ اللہ پاک کا ہے، سب سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتیار میں دیا گیا، اس کے باوُجُود ہمارے آقا و مولا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا کی عیش وعِشْرت، یہاں کی فانی نعمتوں میں دِل نہیں لگایا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زاہِدوں کے بھی سردار ہیں، آپ دُنیا سے کمال بے رغبتی رکھتے اور ہمیشہ دُنیا کی نسبت آخرت ہی کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا کو دُھتکار دیا

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرت اَبُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے دورِ خِلافت کی بات ہے، حضرت زید بن اَرْقم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم حضرت اَبُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ساتھ تھے، آپ نے پینے کے لیے پانی طلب فرمایا تو آپ کی خِدْمت میں شہد مِلا پانی پیش کیا گیا، جب حضرت اَبُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے وہ شربت ہاتھ میں لیا تو آپ پر رِقَّت طاری ہوگئی، آپ سسکیاں لے کر، پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے۔

کافِی دیر بعد جب آپ کی کیفیت (**Condition**) کچھ سنبھلی تو ہم نے عَرض کیا: اے خلیفۂ رسول! کس بات نے آپ کو رُلا دیا؟ اِس پر حضرت اَبُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: ایک دِن میں رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، میں نے دیکھا کہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز کو دُھتکار رہے ہیں حالانکہ وہاں کچھ نظر نہیں آرہا تھا، میں نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کس

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 47-48۔

چیز کو دُھتکار رہے ہیں؟ **مالِکِ جنّت، صاحِبِ کوثر** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم **نے فرمایا:** دُنیا میرے سامنے آئی، میں نے اُس سے کہا: اِلَیْكَ عَنِّی یعنی اے دُنیا! مجھ سے دُور ہو جا...!

حضرت اَبُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مزید فرمایا: آج جب پانی کی جگہ مجھے شربت پیش کیا گیا تو مجھے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی یاد آ گئی اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں دُنیوی آسائشوں کا شِکار نہ ہو جاؤں۔[1]

آیئے! بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

حُبِّ دُنیا میں دِل پھنس گیا ہے | نفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
عشقِ اَحمد میں آنسو بہاؤں | حُبِّ دُنیا سے خود کو بچاؤں
ایسی توفیق دے اِلتجا ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کافِروں کے لیے دُنیا اور ہمارے لیے آخرت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، دیکھا: ایک چمڑے کا تکیہ ہے، جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اِس تکیے پر ٹیک لگائے کُھردرے بان سے بُنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں، چارپائی پر کوئی بستر یا کپڑا بھی نہیں تھا، جب سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چارپائی سے اُٹھے تو آپ کے جسمِ

---

1 ...مسند بزار، مسند ابی بکر الصدیق، جلد:1، صفحہ:106، حدیث:44۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:134و138 ملتقطاً۔

مبارک پر بَان کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی کا یہ مَنۡظَر دیکھ کر عاشقِ صادِق حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا دِل بھر آیا، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے عاشقِ زار کو روتے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ پاک کے رسول ہیں، بارگاہِ اِلٰہی میں آپ کا بڑا اُونچا مقام ہے، آپ قیصر و کِسریٰ (روم اور ایران کے بادشاہوں) سے بہت زیادہ عزّت والے ہیں، یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! مجھے رونا اِس بات پر آیا کہ قیصر و کسریٰ تو دُنیوی نعمتوں میں عیش سے زندگی گزاریں اور آپ اللہ پاک کے رسول ہونے کے باوُجود ایسی سادہ زِندگی بسر فرماتے ہیں؟ عاشِقِ زار کی تشویش سُن کر سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **عُمر! کیا تم اِس پر راضِی نہیں کہ اُن کافروں کے لیے دُنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے؟**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا، پیارے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے کس قدر بے رغبتی رکھتے تھے، یہاں کی فانی نعمتوں اور عیش و عشرت سے دُور رہتے ہوئے کیسی سادہ زندگی گزارا کرتے تھے۔

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ سادہ بورِیا جس کا بچھونا تھا

1 ...ادب مفرد، باب الجلوس علی السریر، صفحہ:339، حدیث:1163۔

آخرت کو دُنیا پر ترجیح دیجیے!

اس حدیثِ پاک میں یہ کیسا پیارا اور نصیحت بھرا مدنی پھول ہے، سرکارِ اعظم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عُمر! کیا تم اِس پر راضی نہیں کہ کافِروں کے لیے دُنیا اور ہمارے لیے آخرت ہے۔ (1)

معلوم ہوا: آقائے نعمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم دُنیا پر آخرت کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ کاش! ہم بھی یہ ذِہن اپنائیں، دُنیا چُھوٹتی ہے تو چُھوٹ جائے مگر کسی صُورت بھی آخرت ہاتھ سے نہ جائے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ‌ۚ وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ ﴿۲۰﴾

(پارہ:25، سُورۂ شوریٰ:20)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اِضافہ کر دیتے ہیں اور جو دُنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

یعنی جسے اپنے اَعمال سے آخرت کا نَفع (*Benefit*) مقصُود ہو، جو دُنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی فِکر کرے ❁ اللہ پاک اسے نیکیوں کی توفیق دے کر ❁ اُس کے لیے نیک اعمال کی راہیں آسان فرما کر ❁ اُس کی نیکیوں کا ثواب کئی گُنا بڑھا کر اُس کے اُخروی نفع میں اِضافہ فرما دیتا ہے اور جس کا عَمَل صرف دُنیا حاصِل کرنے کے لیے ہو اور وہ آخرت پر اِیمان نہ رکھتا ہو، تو اللہ پاک اسے دُنیا سے صرف اتنا ہی دیتا ہے، جتنا اُس کی قسمت میں ہے اور آخرت

1... ادب مفرد، باب الجلوس علی السریر، صفحہ:339، حدیث:1163۔

کی نعمتوں میں اُس کا کچھ حِصّہ نہیں کہ اُس نے آخرت کے لیے عمل کیا ہی نہیں۔[1]

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ! عاشقِ مصطفےٰ بنا یارَبّ!

کاش! لَب پر مِرے رہے جاری ذِکر آٹھوں پہر تِرا یارَبّ!

آہ! طُغیانیاں گناہوں کی پار نَیّا (کشتی) مِری لگا یارَبّ!

نفس و شیطان ہو گئے غالِب اِن کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارَبّ![2]

دُنیا فانی، آخرت باقی ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے! دُنیا فانی ہے، یہ جلد ہی فنا ہو جائے گی، یہاں جتنا بھی عیش کر لیں، جتنا بھی مال جمع کر لیں، آخر فنا کے گھاٹ اُترنا ہی ہو گا، دُنیا سے خالی ہاتھ جانا ہی ہو گا۔ ہم سب یہ بات جانتے ہیں مگر افسوس! دُنیا، مال و دولت، یہاں کی فانی نعمتوں کی محبّت ہمارے دِلوں میں گھر کر گئی ہے، آہ! کاش! ہم دُنیا کے بجائے آخرت کے طلبگار بن جائیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

(پارہ:3، سُورۂ آلِ عمران:15)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: (اے حبیب!) تم فرماؤ، کیا میں تمہیں ان چیزوں سے بہتر چیز بتا دوں؟ (سنو، وہ یہ ہے کہ) پرہیز گاروں کے لئے ان کے ربّ کے پاس جنّتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:25، سورۂ شوریٰ، تحت الآیۃ:20، جلد:9، صفحہ:52 بتغیر قلیل۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:79 ملتقطاً۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! لوگوں سے فرمایئے! کہ کیا میں تمہیں دُنیوی مال و دولت، سونا چاندی، کاروبار، باغات، عُمدہ سواریوں اور بہترین مکانات سے اچھی، عمدہ اور بہتر چیز بتاؤں؟ سنو! وہ اللہ پاک کے قُرب کا گھر یعنی جنّت ہے، اُس میں دُودھ، شہد، پاکیزہ شراب کی نہریں بہہ رہی ہیں، یہ جنّت پرہیز گاروں کے لیے ہے اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (1)

میرا دُنیا سے کیا تعلق...؟

صحابیٔ رَسول حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز میں نے دیکھا: سرورِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھجور کی چٹائی پر آرام فرما ہیں اور آپ کے پہلو مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں، میں نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! ہمیں اجازت دیجیے! اِس چٹائی پر کوئی بستر بچھا دیا کریں تاکہ آپ سکون سے آرام فرما ہو سکیں۔ یہ سُن کر رحمتِ دارین، مالِکِ کونَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرا دُنیا سے کیا تَعَلُّق...؟ میری اور دُنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی مُسافِر سخت گرمی کے دِن سَفَر کر رہا ہو، اس دوران وہ کسی درخت کے نیچے ٹھہرے، کچھ دیر آرام کرے، پھر اپنی راہ چلا جائے۔ (2)

ہے چٹائی کا بچھونا، کبھی خاک ہی پہ سونا
کبھی ہاتھ کا سِرہانا مَدَنی مدینے والے!
تِری سادگی پہ لاکھوں، تِری عاجِزی پہ لاکھوں
ہوں سلامِ عاجزانہ مَدَنی مدینے والے! (3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 3، سورۂ آلِ عمران، تحت الآیۃ: 15، جلد: 1، صفحہ: 446 خلاصۃً۔
2 ... ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ: 566، حدیث: 2377۔
3 ... وسائل بخشش، صفحہ: 426۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت (**Reality**) ہے، ہم سب مُسَافِر ہیں، یہ دُنیا گویا بیچ صحرا میں ایک درخت ہے، مُسَافِر آتے ہیں، کچھ دیر یہاں ٹھہرتے ہیں اور آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ کیا کوئی مُسَافِر راستے میں کسی مقام پر دِل لگاتا ہے؟ ہم بھی زِندگی میں سَفَر کرتے رہتے ہیں، کبھی ایسا ہوا کہ ہم سَفَر پر ہوں، راستے میں کوئی بہت خوبصورت مقام آئے تو ہم نے وَہیں دِل لگالیا ہو کہ بس اب گھر نہیں جانا، اب زندگی یہیں گزارنی ہے؟ یا راستے میں کھانا وغیرہ کھانے کے لیے کسی ہوٹل پر رُکے ہوں تو وہیں دِل لگا بیٹھے ہوں؟ نہیں...!! ایسا نہیں ہوتا۔ مُسَافِر دورانِ سَفَر بیسیوں خوبصُورت مقامات دیکھتا ہے، بعض دفعہ ہوٹلوں وغیرہ میں رُکتا ہے تو گھر کی نسبت زیادہ آرام محسوس کرتا ہے، اس کے باوُجُود وہ وہاں دِل نہیں لگاتا، وہاں کی نعمتوں میں گم نہیں ہوتا، جلد ہی اپنے گھر لَوٹ جاتا ہے۔ یہ دُنیا بھی ایسی ہی ہے، ہم سب مُسَافِر ہیں، کچھ عرصے کے لیے یہاں ٹھہرے ہیں، جلد ہی سَفَرِ آخرت پر روانہ ہو جائیں گے۔

اللہ پاک پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں دُنیا سے بے رغبتی نصیب فرمائے! کاش! ہم آخرت کی فِکْر کرنے والے بن جائیں۔

ہمارے دِل سے نکل جائے اُلفتِ دُنیا
دے دِل میں عشقِ مُحَمَّد مِرے رَچا یارَبّ![1]

سونے چاندی کے پہاڑ ساتھ چلتے

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان، حضرت عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں:

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:82۔

ایک روز ایک اَنصاری خاتون میرے پاس آئی، اس نے جب سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا سادہ سا بستر مبارَک دیکھا تو اُس کا دِل بھر آیا، وہ فوراً گئی اور رُوئی کی بھرائی والا نرم و ملائم بستر بھجوایا، میں نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لیے وہ بستر بچھا دیا۔ جب سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو پوچھا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے سارا واقعہ عَرض کیا، اِس پر زُہد کے پیکر، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عائشہ! یہ بستر اُسی خاتون کو لَوٹا دو! خُدا کی قسم! اگر میں چاہتا تو سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرتے۔ (1)

تِری فرش پر حکومت تِری عرش پر حکومت	تُو شہنشہِ زمانہ مَدَنی مدینے والے!
تِرا خُلق سب سے بالا، تِرا حُسن سب سے اعلیٰ	فِدا تجھ پہ سب زمانہ مَدَنی مدینے والے!
تِرا غم ہی چاہے عطّاؔر، اسی میں رہے گرفتار	غمِ مال سے بچانا مَدَنی مدینے والے! (2)

دُنیوی خزانوں کی پیشکش

حضرت خَیْثَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ پیشکش (*Offer*) فرمائی کہ اے مَحْبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو دُنیا کے وہ خزانے عطا فرمائیں، جو نہ آپ سے پہلے کسی کو ملے، نہ آپ کے بعد کسی کو ملیں، اس پر مزید یہ کہ ان دُنیوی خزانوں کی وجہ سے آپ کے اُخْروِی اِنعامات سے بھی کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ عابِد نبی، مکی مَدَنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عَرض

---

1 ...کتاب الزہد لامام احمد، زہد النبی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 30، حدیث: 76 ملتقطاً۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 425و429 ملتقطاً۔

کیا: اے اللہ پاک! یہ سب کچھ میرے لیے آخرت ہی میں جمع فرمادے![1]

بعطائے رَبّ حاکِم تُو ہے رِزق کا بھی قاسِم | ہے ترا سب آب و دانہ مدنی مدینے والے!
مَیں غریب بے سہارا، کہاں اور ہے گزارہ | مجھے آپ ہی نبھانا مدنی مدینے والے![2]

زُہد مزاجِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا اور دُنیوی مال و دولت کی کثرت یقیناً نقصان دہ ہے مگر یاد رکھیے! یہ ہر ایک کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ **علمائے کرام نے لکھا ہے:** وہ بلند رُتبہ اولیائے کرام جن کے دِل میں اللہ پاک کی محبّت رَچ بَس چکی ہو، جن کے دِلوں میں اللہ پاک کی یاد، اُس کی محبّت کے سِوا کچھ باقی ہی نہ ہو، اُن پاکیزہ دِل اَوْلیائے کرام کو دُنیا کی کثرت کچھ نقصان نہیں پہنچاتی۔[3]

اللہ اکبر! یہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی ہیں، جب دُنیا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی تو سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو کیا نقصان پہنچائے گی؟ اَرے جن کا قَرِین (یعنی ساتھ کا شیطان) بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا تھا، اُن کو دُنیا کا مال کیا نقصان پہنچائے گا...؟ مگر زُہد مزاجِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے، آپ کو باقاعدہ پیشکش کی گئی: اے مَحْبوب صلی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! دُنیوی خزانے بھی قبول کیجیے! آپ کے اُخْرَوِی انعامات میں بھی بالکل کمی نہیں کی جائے گی۔ مگر قربان جائیے! ہمارے آقا و مولا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے کمال بے رغبتی کا یہ عالَم ہے کہ آپ

---

1 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب اعطی اللہ تعالیٰ محمد، جلد:7، صفحہ:444، حدیث:162۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:426۔
3 ...سبع سنابل، سنبلۂ سوم در برکت قناعت و توکل و تبتل، صفحہ:89۔

نے اس کے باوُجُود بھی دُنیا کو قبول نہ فرمایا بلکہ یہی عَرْض کیا: مولا! یہ سب کچھ میرے لیے آخرت ہی میں جمع فرما دے۔

مجھے مال جمع کرنے کا حکم نہیں دیا گیا

آہ! ایک ہم کمزور دِل ہیں، ہماری آمدن کم ہو جائے تو شِکوے کرنے لگتے ہیں، آمدن بڑھ جائے تو عیش و عشرت میں پڑ کر نافرمانیوں پر اُتر آتے ہیں، ہمارے حق میں تو دُنیا سَراسر نقصان ہی نقصان ہے مگر پھر بھی ہم دُنیا جمع کرنے کے چکروں میں ہی رہتے ہیں۔ حضرت اَبُو مسلم خَولانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ سے روایت ہے، **نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم **نے فرمایا:** اللہ پاک نے مجھے مال جمع کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ رَبِّ کریم نے مجھے حکم دیا:[1]

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾
(پارہ:14، سُورۂ حِجر:98-99)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! پُورا قرآنِ کریم، تمام اَحادیث پڑھ کر دیکھ لیجیے! ہمیں بھی ہمارے رَبِّ کریم نے مال جمع کرنے، مال کی محبّت میں پڑنے کا حکم نہیں دیا، بلکہ ہمارا رِزْق تو اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لیا ہے، ہاں! ہمیں نیکیاں کر کے، عبادت و ریاضت کر کے آخرت کمانے کا حکم دیا گیا ہے مگر افسوس! ہم دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر آخرت کو بُھول جاتے ہیں، دُنیا کی محبّت، مال و دولت کی حِرص میں ایسے گرفتار ہوتے ہیں کہ زِندگی کا اَصْل مقصد

1 ...الزہد لامام احمد بن حنبل، صفحہ:439، حدیث:2325 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ہمیں یاد ہی نہیں رہتا۔ کاش! زُہدِ مصطفےٰ کا صدقہ ہمیں آخرت کی فِکْر نصیب ہو جائے۔

تِرا غم ہی چاہے عطّارؔ اِسی میں رہے گرِفتار | غمِ مال سے بچانا مَدَنی مدینے والے (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناکامی کا اَصْل سبب غُربت یا حِرص؟

نہ جانے کس نے ہمارے ذِہنوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ کامیابی، ترقی، عُروج مال و دولت کی کثرت کا نام ہے، نہ جانے کیوں ہمارے رَوَیّے (**Behavior**) ایسے ہو گئے کہ مُعاشرے میں جو اَمِیر ہے، ہم اسے کامیاب سمجھتے ہیں اور جو بیچارہ غریب ہے اُسے ناکام، پیچھے رہ جانے والا اور نہ جانے کیا کیا سمجھتے ہیں۔

یقین مانیئے! کامیابی (***Success***) اور ناکامی، ترقی و تَنَزُّلی، پستی اور بلندی، اِن کا مال و دولت سے کوئی تَعَلُّق نہیں۔ غور فرمایئے! اس دُنیا میں سب سے کامیاب اور کامِل و اَکمل زِندگی ہمارے مَحْبُوب آقا، دوعالَم کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے تو مال جمع نہیں فرمایا، آپ کو تو پیشکش کی گئی کہ مَحْبُوب! دُنیوی خزانے قُبول کیجیے! آپ نے پھر بھی قبول نہ فرمائے۔ پتا چلا؛

سبب کچھ اور ہے، تُو جس کو خُود سمجھتا ہے | زوال بندۂ مؤمن کا بے زَری سے نہیں (2)

یعنی مسلمانوں کے زوال کا سبب غُربت نہیں ہے، اس کا سبب کچھ اور ہے، وہ کیا ہے؟ حِرص، مال و دولت کی محبّت...!! اسی حِرص کی وجہ سے تو بھائی بھائی کا گریبان پکڑتا ہے ❁ حِرص ہی کی وجہ سے وِراثت میں خیانت کی جاتی ہے ❁ حِرص ہی کی وجہ سے لڑائی جھگڑے

1...وسائل بخشش، صفحہ:426۔
2...کلیاتِ اقبال، ضربِ کلیم، صفحہ:532۔

ہوتے ہیں ❁ حِرص ہی کی وجہ سے سُودی لَین دین ہوتا ہے ❁ حِرص ہی کی وجہ سے رِشوتوں کا لین دین ہوتا ہے ❁ حِرص ہی کی وجہ سے ناپ تول میں ڈنڈی ماری جاتی ہے ❁ حِرص ہی کی وجہ سے اِغوا برائے تاوان کی وارداتیں ہوتی ہیں ❁ اور حِرص ہی کی وجہ سے قتل وغارت گری کے بازار گرم کیے جاتے ہیں۔ خُدا کی قسم! ہمارے مُعَاشَرے سے مال کی محبّت اور دُنیا کی بُری حِرص ختم ہو جائے تو مُعَاشرے کی 90 فیصد بُرائیاں دَم توڑ جائیں مگر آہ! دُنیا کی محبّت، مال و دولت کی حِرص نے ہمارے مُعَاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

حِرصِ دُنیا نِکال دے دِل سے ۔۔۔ بس رہوں طالِبِ رِضا یارَبّ!
ہائے حُسنِ عَمَل نہیں پلّے ۔۔۔ حشر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!
خوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو ۔۔۔ خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!
دِل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد ۔۔۔ کوئی ایسی ہَوَا چلا یارَبّ![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے رغبتی کا اَصل مطلب

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک اَہَم وضاحت کر دُوں؛ عموماً جب زُہد، دُنیا سے بے رغبتی وغیرہ موضوعات پر بات ہوتی ہے تو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اِسلام رہبانیت کا دَرْس دیتا ہے کہ بس بندہ دُنیا چھوڑے، تَعَلُّق توڑے اور غاروں میں جا کر بیٹھ جائے۔ نہیں...!! ایسا نہیں ہے۔ اسلام ہمیں دُنیا چھوڑنا نہیں بلکہ دُنیا میں جینا سکھاتا ہے۔ دُنیا سے بے رغبتی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جائے۔

1...وسائلِ بخشش، صفحہ: 80-81 بتقدم وتاخر۔

بے رغبتی کا مطلب ہے: **دِل سے دُنیا کی محبّت نکل جائے۔**

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے پِیر صاحِب دُنیا سے بے رغبتی کا بہت دَرْس دیتے تھے، میں نے دیکھا کہ انہوں نے جو جانور رکھے ہوئے ہیں، اُن جانوروں کو سونے کے کھونٹوں کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے حیرانی ہوئی۔ میں نے ہمت کر کے پُوچھ ہی لیا کہ عالی جاہ! یہ کیا ماجرا ہے ؟ ہمیں دُنیا سے روکتے ہیں، خُود اتنا مال رکھتے ہیں۔ آپ کے پِیر صاحِب نے بہت پیارا جواب دیا، فرمایا: ہم نے سونے کے کھونٹے زمین میں گاڑھے ہیں، دِل میں نہیں گاڑھے۔ (1)

مطلب کہنے کا یہ کہ دُنیا کا مال اگر اللہ پاک نے عطا فرمایا ہے یا نہیں عطا فرمایا، بہر صُورت ہمارے دِل میں اس کی محبّت نہیں ہونی چاہیے، حِرْص نہ ہو، لالچ نہ ہو، اللہ پاک نے مال دیا ہے تب بھی اُس کا شکر ہے، نہیں دیا تب بھی اُس کا شکر ہے، ہم مال کے نہیں بلکہ اپنے رَبِّ کریم کے بندے ہیں۔ بس اپنی پُوری تَوَجُّہ اس مالِکِ کریم کی طرف ہی لگائے رکھنی ہے۔ **بزرگ فرماتے ہیں:** دِل یار وَل، ہَتھ کار وَل۔

کار یعنی کام۔ مطلب یہ کہ دِل میں یادِ خُدا ہو اور آدمی اپنی ضروریات بھی پُوری کرتا رہے، اللہ پاک کی یاد میں بھی مَصرُوف رہے۔ یہی اَصْل مَقْصُود ہے۔ جیسے ہم نے مِیلادِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم دُھوم دَھام سے مَنایا، اللہ پاک ہمیں مِزاجِ مصطفےٰ بھی اسی طرح ذوق شوق سے اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ کاش! دِل سے دُنیا کی محبّت نکل جائے اور ہم آخرت کی طلب کرنے والے بن جائیں۔

***

1 ...سبع سنابل، سنبلۂ سوم در برکت قناعت و توکل و تبتل، صفحہ:89 مفصلًا۔

مَت چھوڑیئے مجھے اب دُنیا کی ٹھوکروں پر
بَس آپ ہی کے ٹکڑوں پر ہو مِرا گزارہ
سرکار! حُبّ دُنیا دِل سے مِرے نِکالو
دیوانہ اَب بنا لو! اپنا مجھے خُدارا [1]

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

القرآن الکریم موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ! دَعْوَتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: ***Al Quran Al kareem*** (القرآن الکریم)۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآنِ پاک پڑھنے ❁ اور مختلف قاریوں کی آواز میں قُرآنِ کریم سُننے کی سہولت موجود ہے ❁ اِس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سُورۃ یا آیت کو ***Bookmark*** بھی کیا جا سکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو ***Bookmark*** کی بدولت بآسانی پڑھا جاسکتا ہے۔ اپنی موبائل میں دَعْوَتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ کی ایپلی کیشنز انسٹال کر کے خود بھی فوائد حاصل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 318۔

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: قرآن کریم کو ترتیب سے پڑھنا واجب ہے۔

وضاحت: بعض لوگ اِس کشمکش میں ہوتے ہیں، کہ بعض اوقات نماز میں قرات کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی ترتیب سے تلاوت چُھوٹ جاتی ہے، مثلاً: نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ فلق پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھ لی تو اب کیا کیا جائے...؟ مسئلہ توجہ سے سماعت فرمالیجیے کہ **قرآن پاک کو ترتیب سے پڑھنا واجب ہے اور جان بوجھ کر اُلٹا قرآن پاک پڑھنا، مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے**، اگر جان بوجھ کر نہیں بلکہ بھول کر پڑھ لیا تو گناہ نہیں، البتہ دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں، کیونکہ قرآن پاک کو ترتیب کے ساتھ پڑھنا تلاوت کے واجبات میں سے ہے، نماز کے واجبات میں سے نہیں اور خارجِ نماز بھی قصداً اُلٹا قرآن پاک پڑھنا گناہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لَاعلاج مرض کا روحانی علاج (وظیفہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

جو کوئی روزانہ 10 بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ لے، اللہ پاک کی طرف سے

1 ...فتاوٰی رضویہ، جلد:6، صفحہ:239 خلاصۃً۔

ایک فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے، جو اُس کی شیطان سے حفاظت کرتا ہے۔[1] اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 …ریاکاری، صفحہ:132۔